جناب ابو جابر نے مزید کہا کہ وفد جس میں بیت المقدس سے یونانی آرتھوڈکس برادری کے ایک پادری اور اُردن میں وی ٹی کن کے قونصل شامل ہیں، کی خواہش ہے کہ وی ٹی کن مسیحیوں اور مسلمانوں کے خلاف اسرائیل کی جابرانہ پالیسیوں کی مذمّت کرے۔ بیت لحم یونیورسٹی کے سربراہ اور ڈایوسیس پادری جناب رؤف نجار نے خیال ظاہر کیا کہ بیت المقدس کے مسیحیوں کو باقی مسیحی دُنیا اور بین الاقوامی تنظیموں نے فراموش کر دیا ہے۔ بین الاقوامی تنظیمیں اصول طے کرتی ہیں، مگر انہیں نافذ نہیں کرتیں۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ نے حال ہی میں "سلامتی کونسل" میں اپنا حق استرداد استعمال کر کے ایک کوشش ناکام بنا دی ہے جس کے ذریعے اسرائیل کو اس علاقے میں یہودی بستی کی تعمیر پر مذمّت کا سامنا تھا جو فلسطینی کنٹرول میں آنا ہے۔

جناب نجار نے کہا کہ ہمیں ازحد تشویش ہے کہ ایک روز ارض مقدّس اس حال میں ہوگی کہ وہاں کوئی مسیحی نہ ہوگا اور تمام چرچ عجائب گھروں میں بدل دیے جائیں گے۔ ("دی کرسچن وائس" - ۲۰ اپریل ۱۹۹۷ء)

ایشیا

پاکستان: اتوار کو یومِ تعطیل قرار دیے جانے پر مسیحی برادری کا اظہارِ مسرّت

ماہنامہ "عالمِ اسلام اور عیسائیت" کی ایک گزشتہ اشاعت میں مسیحی جریدے "دی کرسچین وائس" (کراچی) کے حوالے سے نقل کردہ رپورٹ میں مسیحی کامیابیوں کے ذکر کے ساتھ کہا گیا تھا کہ "ہفتہ وار چھٹی جمعہ کے بجائے اتوار کو کرنے کے لیے، اس مقصد کے پیشِ نظر تحریک چل رہی تھی کہ بین الاقوامی تاجر برادری کے ساتھ جمعہ کو بھی پاکستان کی تجارت جاری رہے، مگر تعطیل پر اصرار کرنے والے قدامت پسند تاجروں نے تجویز مسترد کر دی، اور اتوار کچھ عرصے کے لیے کام کا دن ہی رہے گا۔"

یہ "کچھ عرصہ" چند ماہ سے بھی کم ثابت ہوا۔ سیکولر - لبرل روایات کی علم بردار سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو جو کام نہ کر سکی تھی، وہ پاکستان کو اسلامی تصوّرات کے مطابق ڈھالنے کے داعی وزیر اعظم جناب محمد نواز شریف کر گزرے۔ مسیحی برادری کا ردِعمل توقع کے عین مطابق ہے۔ پندرہ روزہ "شاداب" نے لکھا ہے:

> نواز شریف وزیر اعظم پاکستان کی طرف سے جمعہ کی چھٹی کے خاتمہ اور اتوار کی چھٹی کی بیس سال بعد بحالی سے مسیحی حلقوں میں خوشی اور انبساط کی لہر دوڑ گئی اور گرجا گھروں کی

حاضری میں خاطر خواہ اضافہ ہونے سے گرجا گھروں کی رونق لوٹ آئی ہے۔ بعض روحانیت مزاج اسے مسلسل دعاؤں کا ثمر قرار دے رہے ہیں۔ خیال رہے کہ ذوالفقار علی بھٹو شہید کے عہد میں اتوار کی بجائے جمعہ کی ہفتہ وار تعطیل کا فیصلہ قومی اتحاد کو خوش کرنے کے لیے کیا گیا تھا جس کی وجہ سے مسیحی اتوار کی صبح کی عبادت سے محروم ہو گئے تھے۔ بعض اداروں میں حکومتی رعایت، اتوار کے عبادتی وقفہ ۱۱ بجے تک کی حاضری سے مستثنیٰ قرار دیے جانے کے باوجود مسیحیوں کو عبادت کے لیے مشکلات کا سامنا تھے۔

"پاکستان میں مسیحی چرچ: اکیسویں صدی کے لیے ایک تصور"

[مندرجہ بالا موضوع پر مسیحی اہلِ فکر کے ایک سیمینار کے اختتام پر جاری شدہ اعلامیے کا ترجمہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔ مدیر]

پرسبیٹرین چرچ، سالویشن آرمی، کیتھولک چرچ اور چرچ آف پاکستان کے نمائندے پاسٹرل انسٹی ٹیوٹ - ملتان میں منعقدہ ایک سیمینار (۷-۱۱ اپریل ۱۹۹۷ء) میں یک جا ہوئے۔ سیمینار کا موضوع تھا، "پاکستان میں مسیحی چرچ"، اور اس کا اہتمام کرسچین سٹڈی سنٹر - راولپنڈی، چرچ ورلڈ سروس - کراچی اور پاسٹرل انسٹی ٹیوٹ - ملتان نے مشترکہ طور پر کیا تھا۔ سیمینار میں ماہرین الٰہیات، طلبہ وطالبات، پادری، بشپ اور عامتہ المومنین نے شرکت کی۔

ان چند دنوں کے باہمی غور و فکر اور فہم وادراک سے واضح ہوا کہ چرچوں کے مابین اور خود ہر چرچ میں داخلی طور پر اتفاق اور نااتفاقی ساتھ ساتھ موجود ہیں۔ اتفاق واتحاد سے جہاں ہمیں اُمید نظر آتی ہے اور ہمارے حوصلے بلند ہوتے ہیں، وہیں نااتفاقی اور گروہ بندی ہمیں پریشان کرتی ہے اور ہمارے حوصلے ٹوٹ جاتے ہیں۔ ہم [اس "حتمی اعلامیے" کے ذریعے] اپنے غور و فکر کے نتائج میں اپنے ہم مذہب ساتھیوں، وطنِ عزیز کے شہریوں اور چرچ رہنماؤں کو شریک کرتے ہیں۔

مایوسی کے اسباب

ملک کی صورتِ حال لوگوں، اور بالخصوص نوجوانوں میں سخت بے چینی اور توڑ پھوڑ کا سبب ہے۔ فرقہ وارانہ تشدّد سے خود اس شہر ملتان میں حالیہ مہینوں میں متعدد شہری قتل ہو چکے ہیں، مسجدیں بھی بم دھماکوں سے نہیں بچ سکیں۔ فروری کے پہلے ہفتے میں ملتان سے ۵۹ کلومیٹر دور ضلع